رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ Regd. No. L.5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ

یوم: شنبہ ★ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۳۴ہش ★ ۱۳ فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۸

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"صحت اچھی ہے"

(الحمد للہ)

مرکزی حکومت نے صحت کی سکیموں کیلئے مشرقی بنگال کو مزید پندرہ لاکھ روپے ادا کئے ہیں

صوبائی حکومت کو مرکز اب تک طبی سہولتوں کیلئے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ روپے دے چکا ہے

کراچی ۱۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے طبی ترقی اور صحت عامہ کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مشرقی بنگال کو مزید پندرہ لاکھ پچاس ہزار روپے دئے ہیں۔ یہ رقم نئے ہسپتال کھولنے اور پہلے سے قائم شدہ ہسپتالوں میں طبی سہولتیں بڑھانے پر خرچ کی جائیگی۔ علاوہ ازیں ہسپتالوں کو جدید ترین سامان اور آلات وغیرہ سے آراستہ کیا جائیگا۔

مرکز نے ملک بھر میں صحت عامہ کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۲½ کروڑ روپے کی جو رقم منظور کی تھی۔ اس میں سے مشرقی بنگال کو اب تک ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ مل چکا ہے۔ اس سے پہلے دو دوسال میں وقتاً فوقتاً جو رقوم مشرقی بنگال کو ملتی رہی ہیں۔ ان کا میزان ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ۵۰ ہزار بنتا ہے۔

★ بون ۱۲ فروری۔ برما اور مغربی جرمنی نے ایک دوسرے کے ہاں لیگیشن کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں کے درمیان گذشتہ جنگ عظیم کے بعد رسمی طور پر حالت جنگ قائم چلی آرہی تھی۔ جس کے خاتمہ کا ابھی حال میں ہی اعلان کیا گیا ہے۔

بیروت میں مصری سفارتخانے کو بارود لگا کر اڑا دینے کی دھمکی

خطرہ کے پیشِ نظر سفارت خانے پر پہرا بڑھا دیا گیا!

بیروت ۱۲ فروری۔ بیروت میں مصر کے سفارتی عملے کو دھمکی دی گئی ہے کہ سفارت خانے کو بارود لگا کر اڑا دیا جائے گا۔ یہ دھمکی کسی نامعلوم شخص نے مصری سفیر کے نام ایک خط میں دی ہے پولیس اس شخص کا پتہ لگانے کے لئے وسیع پیمانے پر تفتیش کر رہی ہے۔ ویسے متوقع خطرے کے پیش نظر سفارت خانے پر پہرا بڑھا دیا گیا ہے۔ اور دیگر حفاظتی اقدامات بھی کر لئے گئے ہیں۔

اردن ۱۲ فروری۔ اردن ریڈیو نے باخبر ذرائع سے اطلاع دی ہے کہ عراق اور ترکیہ کے درمیان دفاعی معاہدے پر بغداد میں اس ماہ کی ۲۴ تاریخ کو دستخط ہو جائیں گے۔

عرب ممالک کے اتحاد کے لئے عرب لیگ کا وجود نہایت ضروری ہے

لیگ کا خاتمہ عرب عوام کی امنگوں کی تباہی پر منتج ہوگا۔ شاہ سعود کا اعلان

ریاض ۱۲ فروری۔ سعودی عرب کے والی شاہ سعود نے کہا ہے کہ عرب ممالک کے اتحاد کے لئے عرب لیگ کا وجود نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہی وہ واحد ادارہ ہے۔ جس کے ذریعہ اتحاد کی دیرینہ خواہش کا حصول ممکن ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ موجودہ حالات میں عرب لیگ کے ختم ہو جانے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر لیگ ختم ہو گئی۔ تو یہ عرب عوام کی امنگوں کی تباہی پر منتج ہو گا۔

شاہ سعود نے اپنے بیان میں پھر اعلان کیا کہ میں عرب ملکوں اور بیرونی طاقتوں کے درمیان دفاعی سمجھوتوں کے خلاف ہوں۔ اس سے قبل شاہ موصوف نے ترکی و عراق کے مجوزہ دفاعی معاہدے کی بھی مخالفت کی تھی۔

جنگ کے بعد فرانس کی اکیسویں حکومت

پیرس ۱۲ فروری۔ فرانس کے نامزد وزیر اعظم مسٹر پیئرے فلملن نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ نئی کابینہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ تو جنگ کے بعد سے یہ فرانس کی اکیسویں حکومت ہوگی۔ چونکہ کرسچن ڈیموکریٹس نے بھی ان کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس لئے خیال ہے۔ کہ وہ نئی کابینہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

فارموسا کے مسئلہ پر روس اور برطانیہ کی بات چیت

روسی تجویز برطانیہ کے نزدیک ناقابل قبول ہے

لنڈن ۱۲ فروری۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اس ہفتہ کے دوران ماسکو میں روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف اور برطانوی سفیر مقیم ماسکو سر ولیم ہیٹر کے درمیان فارموسا کے مسئلہ پر خفیہ مذاکرات ہوئے ہیں۔ ان باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ برطانوی سفیر نے مسٹر مولوٹوف کو بتایا ہے۔ کہ فارموسا کے متعلق دس طاقتی کانفرنس منعقد کرنے کی روسی تجویز امریکہ منظور نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس میں کومنتانگ حکومت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور اسی بنا پر برطانیہ بھی اسے قبول نہیں کرے گا۔

مشرقی بنگال میں پٹ سن کا ایک اور کارخانہ قائم کیا جائے گا

ڈھاکہ ۱۲ فروری۔ صنعتی ترقی کی کارپوریشن مشرقی بنگال میں کھلنا کے مقام پر پٹ سن کا ایک اور کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ اس کارخانے کے قیام پر ۲ کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ اس کا انکشاف کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر غلام فاروق نے کل یہاں ایک پریس ملاقات میں کیا

سلامتی کونسل کا اجلاس پیر کو ہوگا

نیویارک ۱۲ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فارموسا کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس پیر کو ہوگا۔ اگرچہ ایجنڈے پر لڑائی بند کرانے کے متعلق نیوزی لینڈ کی قرارداد ہی ہے۔ لیکن خیال ہے کہ نئی صورت حال کے پیش نظر کونسل کسی اگلے اقدام پر غور کرے گی۔

★ ڈھاکہ ۱۲ فروری۔ آج شام یہاں مشرقی پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں صدر کے استعفٰے پر غور کیا جائیگا۔

وحدت مغربی پاکستان

پشاور
لاہور
کوئٹہ
قلات
بہاول پور
خیرپور میر
حیدر آباد
کراچی

عوام کے اتحاد۔ اقتدار اور اقتصادی خوشحالی کا نیا دور!

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۵۵ء

مسٹر مالنکوف کا استعفاء

(۱) ایک سال گیارہ مہینے روس کا وزیر اعظم رہ کر مسٹر مالنکوف مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ اور آپ کی جگہ مارشل الگزینڈر بلگانن وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔ یہ امر تو بعد میں شاید معلوم ہو۔ کہ دراصل کن حالات کے ماتحت مسٹر مالنکوف مستعفی ہوئے ہیں۔ مگر آپ نے اپنے مکتوب میں بعض باتیں ایسی کہی ہیں جن سے ہم سبق لے سکتے ہیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا ہے کہ

"کمیونسٹ پارٹی زرعی میدان میں اہم اقدامات کر چکی ہے۔ جو بڑے موثر ثابت ہوئے ہیں۔ پارٹی کے زرعی پروگرام کا دارومدار بھاری صنعتوں کے فروغ پر ہے۔ صرف اسی صورت میں ہی زراعت اور تمام ضرورت کی چیزیں تیار کرنے کی صنعت ترقی کر سکتی ہے"

روس بھی پاکستان کی طرح ایک زرعی ملک سمجھا جاتا ہے۔ مگر بغیر بھاری صنعتوں کے وہ زراعت میں بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ اور ان کے بغیر تمام ضرورت کی چیزیں بھی تیار کرنا اس کے لئے مشکل ہے

اس کے مقابلہ میں ہم پاکستانی یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور بس۔ حالانکہ آج کی دنیا میں بغیر صنعت میں ترقی کرنے کے ہم زراعت میں بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ مغربی ممالک نئے طریقوں سے ایک ایکڑ سے پہلے سے کئی گنا پیداوار حاصل کرنے کے قابل ہو گئے ہیں مگر ہمارے ملک میں وہی پرانے طریقے اب تک چل رہے ہیں۔ اور جتنی پیداوار چاہیئے اتنی حاصل نہیں کر رہے۔

(۲) مسٹر مالنکوف نے اپنے مکتوب میں اپنے استعفاء کی جو وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ وہ بھی نہایت قابلِ غور ہیں۔ آپ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں۔

"مجھے اپنی ناتجربہ کاری کا اعتراف ہے۔ مجھے مقامی معاملات کے انتظام و انصرام کا کبھی تجربہ حاصل نہیں ہوا تھا۔ زراعت کے شعبہ میں مجھ سے جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ان کا ذمہ دار ہوں۔ اور مجھے اپنے جرم کا اعتراف ہے۔"

اگر یہ باتیں کسی دباؤ کے زیر اثر نہیں کہی گئیں تو یقیناً یہ مسٹر مالنکوف کے اعلیٰ کردار پر دلالت کرتی ہیں۔ اپنی ناقابلیت کا ایسے صاف صاف اور غیر مبہم الفاظ میں اعتراف کرنا اور جو خرابیاں اس ناقابلیت کی وجہ سے ہوئی ہیں اپنی قوم کے سامنے کھلم کھلا ان کی ذمہ داری کو تسلیم کرنا ایک نہایت شاندار خوبی ہے۔ جو ایک بلند کردار میں ہی متصور ہو سکتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء میں کردار کی اس خوبی کا ذکر بدیں الفاظ فرمایا ہے۔

"یورپ والوں کو دیکھ لو ان میں سے جب بھی کوئی پکڑا جاتا ہے۔ تو وہ فوراً اپنے قصور کا اقرار کر لیتا ہے۔ اور کہتا ہے میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے بے شک سزا دی جائے۔"

(الفضل ۱۰ر فروری ۱۹۵۵ء)

مسٹر مالنکوف نے ان الفاظ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ ایسی مثالیں صحابہ کرامؓ میں بھی بکثرت پائی جاتی تھیں۔ اسلام نے ان لوگوں کا کردار اتنا بلند کر دیا تھا۔ کہ وہ فوراً اپنی غلطیوں کو تسلیم کر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ سخت سے سخت سزا بھگتنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ اور عورتوں تک اپنے گناہ کے لئے سنگساری جیسی سزا کی خود بالاصرار خواہشمند ہوتی تھیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ جس طرف رخ کرتے تھے فتحیاب آتے تھے۔ وہ صداقت بیانی کے لئے اپنی جان تک نچھاور کر دیتے تھے۔ اور کبھی اپنی غلطیوں کو سزا سے بچنے کے لئے نہیں چھپاتے تھے۔ بلکہ وہ اس میں بعض دفعہ غلو کی حد تک پہنچ جاتے تھے۔ اور اپنے ایسے ذاتی عیوب بھی کھلم کھلا بیان کر دینا چاہتے تھے۔ جن کا ظاہر کرنا سوسائٹی پر برا اثر ڈال سکتا تھا۔

الغرض مسٹر مالنکوف کا اپنی غلطیوں کا اس طرح اعتراف ہمارے لئے سبق آموز ہے۔ یہی کردار ہے۔ جو قوموں کو کامیاب کرنے والا ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ آج اہل یورپ اپنے اسی کردار کی وجہ سے ترقی کر رہے ہیں۔ اور ہم اس کردار کو کھو دینے کی وجہ سے ناکام ہو رہے ہیں

محنت اور توکل

یورپ اپنے کاموں میں کیوں کامیاب ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ صرف دنیا چاہتا ہے۔ اور وہ اس کے حصول کے لئے محنت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اصول ہے کہ لیس للانسان الا ما سعی۔ یعنی جو جتنی محنت کرتا ہے۔ وہ اتنا ہی کامیاب بھی ہوتا ہے۔ یورپ چونکہ دنیا کے لئے محنت کرتا ہے۔ اس لئے وہ اس میں کامیاب بھی ہوتا ہے۔ اس طرح محنت کے اصول کو ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہاتھ پاؤں اور ان کو استعمال کرنے کے لئے قوتیں عطا کی ہیں اور پھر ان پر ایک نگران عقل عطا کی ہے۔ محنت کے معنی یہ ہیں کہ ہم جس کام کو کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ان عطا کردہ اعضاء اور قوتوں کو پوری پوری طرح استعمال کریں۔ لیکن جو قوتیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو دی ہیں۔ وہ بعض کاموں کی پوری سرانجام دہی کے لئے کافی نہیں ہوتیں۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل نہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ اسی وقت مدد دیتا ہے۔ جب ہم اس کی عطا کردہ قوتوں کو پوری پوری طرح استعمال کر لیں۔ پھر جو کمی رہ جائے تو اسکو اللہ تعالیٰ پورا کرتا ہے۔ اس کا نام توکل ہے۔

یورپ والے صرف اپنی محنت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ ان قوتوں سے پورا پورا کام لیتے ہیں۔ اسلئے وہ اس حد تک بعض دنیاوی ترقیوں کی حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ یورپ والوں سے بھی زیادہ جوش کے ساتھ ان خدا داد قوتوں سے کام لے اور کاموں کی پوری سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ پر بھی بھروسہ کرے اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً یورپ والوں سے بھی زیادہ کامیاب ہوں۔ مگر جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے۔ ہم یورپ والوں کے برابر بھی محنت نہیں کرتے اور جو کام ہمیں کرنا چاہیئے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس کا نام توکل رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اہل یورپ سے بھی گئے گذرے ہیں۔ اور بجائے ان سے سبقت لے جانے کے کہ ہمارے پاس محنت کے ساتھ صحیح توکل کی مدد بھی ہے۔ ہم ان سے پیچھے رہ گئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ خود ناکام ہو رہے ہیں۔ بلکہ ساتھ ہی خدا تعالیٰ کو بھی نعوذ باللہ بدنام کر رہے ہیں۔ اس بات کو ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

"یورپ نے توکل کرنا چھوڑ دیا ہے لیکن چونکہ اس نے محنت والا حصہ پورا کر دیا ہے۔ اسلئے وہ ترقی کر رہا ہے۔ ہم نے دونوں حصوں کو ترک کر دیا ہے یعنی محنت اور توکل۔ ناقل۔ اس لئے ہم ناکام رہتے ہیں" (الفضل ۱۰ر فروری ۱۹۵۵ء)

صدر انجمن احمدیہ کے لئے
مختلف قسم کے واقفین کی ضرورت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب تک صرف تحریک جدید کے لئے واقفین لئے جاتے تھے۔ اب ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی واقفین زندگی کی تحریک کی جائے۔ پس اس سال میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مخلص احباب اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ عام راہ نمائی کے لئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل قسم کے احباب کار آمد ہو سکیں گے

اوّل:۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈاکٹر دوم:۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

سوم:۔ ایسے احباب جن کو انتظامی کاموں کا تجربہ ہو خواہ پنشنر ہوں۔

چہارم:۔ ایسے احباب جو تجارتی یا صنعتی دلچسپی رکھتے ہوں۔ خواہ مڈل تک کی تعلیم ہو۔

گزارہ کے متعلق ہر ایک واقف کو صدر انجمن احمدیہ اطلاع دے گی کہ کس اصل پر وہ گزارہ دے سکتی ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بصیرت افروز تقریر

دوران سال کے اہم واقعات پر تبصرہ

کسیر اور مکانات کی دقت اور لاؤڈ سپیکر کی خرابی پر قابو پانے کی ہدایت

پولیس رپورٹروں کی سہولت کے لئے منتظمین کو پورا انتظام کرنا چاہیئے

فرمودہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

تقریر نویس ۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط سوم

انتظام جلسہ

جلسہ کے انتظام کے متعلق بھی میں دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ

جلسہ کا انتظام

بدلا گیا۔ اور پھر مجھے کارکنوں نے بتایا۔ کہ کسیر کم ہو گئی ہے۔ میرے نزدیک کھانے سے بھی زیادہ مکان اور کسیر کی اہمیت ہوتی ہے۔ لوگ گھر سے آئے۔ چارپائیاں چھوڑ کر آئے تو کم سے کم ان کے لئے زمین پر تو ایسی جگہ ہونی چاہیئے۔ کہ ان کی صحت ٹھیک رہ سکے۔ اور لیٹ کے انہیں نیند آجائے۔ قیدیوں کے متعلق جو کتابیں میں نے پڑھی ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے ملک میں قیدی کو کوئی خاص چٹائی وغیرہ ایسی نہیں ملتی جس پر وہ آرام کر سکے۔ بس دو کمبل دے دیتے ہیں۔ کہ ایک کو نیچے بچھا لو۔ اور ایک کو اوپر اوڑھ لو۔ اس سے زیادہ اسکے آرام کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ مگر ہم تو اسکے بھی خلاف ہیں۔ اور حکومت سے یہی چاہتے ہیں کہ قیدیوں کو بھی اس سے اچھی جگہ دو۔ کیونکہ بہر حال وہ انسان ہیں۔ انہوں نے زندگی بسر کرنی ہے۔ انہیں تم نے اپنے سارے

رشتہ داروں سے محروم

کر دیا۔ اس سے زیادہ اور کیا سزا ہوگی۔ تو کسیر کا وقت پر مہیا کرنا اور اتنی کثرت سے مہیا کرنا کہ لوگ اس سے آرام حاصل کر سکیں اور زمین کی سختی اور ٹھنڈک ان کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ یہ نہایت ضروری اور لازمی امر ہے۔ اسی طرح

مکانوں کے متعلق

بھی اس دفعہ بہت شکایت ہوئی۔ کہ مکانوں میں دقت ہے۔ خصوصاً عورتوں میں تو بہت ہی دقت ہوئی۔ ان کے لئے کچھ خیمے لگائے گئے ہیں۔ لیکن وہ خیمے بھی ان کی تعداد سے جو بڑھ گئی ہے کم ہیں۔ پس آئندہ ان امور کا وقت پر انتظام کیا جایا کرے۔ اور اس کے متعلق اصولی طور پر تصفیہ کر کے انجمن کے پاس رپورٹ کی جائے۔ مجھ سے بھی مشورہ لے لیا جایا کرے تاکہ آئندہ اس قسم کی دقتیں پیش نہ آئیں۔ اسی طرح

لاؤڈ سپیکر کے متعلق شکایت

ہوتی ہے۔ کل عورتوں نے کہا کہ سارا دن ہمیں تقریریں ہی نہیں ملیں۔ انہوں نے کہا ہے بولنے والا بولتا تھا۔ لیکن ہمارے پاس تو اس کی آواز اس طرح آتی تھی۔ کہ ہم سمجھتے تھے آدمی نہیں جانور بول رہا ہے۔ حالانکہ لاؤڈ سپیکر کی غرض یہ ہے۔ کہ بغیر اس کے کہ بولنے والے کے گلے پر بوجھ پڑے۔ تمام حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اگر یہ غرض پوری نہ ہو۔ تو پھر لاؤڈ سپیکر اکثر اوقات بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح

کئی انتظام اس قسم کے ہیں

جن کے متعلق میں دیکھتا ہوں کہ ہر سال نئے سرے سے سوچے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ہر سال ہی بدلتے ہیں۔ مثلاً پولیس آتی ہے گورنمنٹ نے ان کا فرض مقرر کیا ہوا ہے۔ کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ لکھ کے لاؤ۔ اب تمہیں تو اس پر خوش ہونا چاہیئے۔ بے شک جو شخص سیڈیشن (Sedition) کی باتیں کرتا ہے فساد کی باتیں کرتا ہے۔ وہ تو ڈریگا۔ کہ یہ میری رپورٹ لکھیں گے۔ اور اوپر پہنچے گی تو خبر نہیں کیا ہوگا۔ ان کو کسی طرح دق کر کے نکالو۔ مگر تمہاری تو یہ کیفیت ہے کہ "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا" تمہیں کہتے ہیں تبلیغ نہ کرو۔ اور آپ ہماری تبلیغ لے کر دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ رپورٹ پہلے سپرنٹنڈنٹ پولیس پڑھتا ہے۔ پھر ڈپٹی کمشنر پڑھتا ہے۔ پھر کمشنر پڑھتا ہے پھر چیف سیکرٹری پڑھتا ہے۔ پھر گورنر صاحب پڑھتے ہیں وزیر پڑھتے ہیں۔ غرض ادھر کہتے ہیں تبلیغ نہ کرو۔ اور ادھر خود سامان کرتے ہیں کہ ہمیں تبلیغ کرو۔ اس سے زیادہ تمہارے لئے اور کونسا اچھا موقعہ ہو سکتا ہے۔ پس ہمیشہ ان کے لئے اچھی جگہ بنانی چاہیئے۔ اور انہیں

ایسا موقعہ دینا چاہیئے

کہ وہ تمہارا ایک ایک لفظ لکھیں۔ تاکہ اوپر کے سارے افسر وہ ایک ایک لفظ پڑھیں جو تم نے تبلیغ کے سلسلہ میں کہے ہیں۔ بہر حال اگر تو رپورٹر جھوٹ بولنے والا ہے تو لکھنے سے جھوٹ کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر تم اسکو اچھی طرح لکھنے کا موقعہ نہیں دو گے تو وہ جا کے ساری تقریر اپنے پاس سے بنائیگا اور اس میں بہت زیادہ اس کے لئے جھوٹ کا موقعہ ہوگا۔ اور اگر وہ لکھے گا تو لکھنے کی وجہ سے اس کا جھوٹ کم ہو جائے گا۔ اور اگر وہ شریف آدمی ہے۔ تو پھر جو کچھ وہ لکھے گا وہ تمہاری اعلےٰ درجہ کی تبلیغ ہوگی۔ گویا لوگ تو تمہیں تبلیغ سے روکتے ہیں۔ اور خدا تمہارے لئے دروازہ کھولتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس ذریعہ سے تمہاری

تبلیغ کا ایک راستہ

کھول دیا ہے۔ وہ آپ آتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں اور اوپر کے افسران تقریروں کو پڑھتے ہیں اگر تم مثلاً یہاں کے جلسہ کی تقریروں کا ایک رسالہ لکھو اور ڈپٹی کمشنر کو جا کے کہو کہ پڑھو تو شرم سے وہ لے تو لے گا۔ کہے گا شکریہ بہت اچھا۔ لیکن گھر میں جا کر پھینک دیگا۔ اور کہے گا مجھے کہاں فرصت ان باتوں کی؟ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو تم وہی رسالہ جا کے دے دو۔ تو وہ منہ سے تو کہہ دیگا کہ بہت اچھا شکریہ۔ بڑی مہربانی۔ کہ آپ یہ رسالہ لائے ہیں۔ اور جا کے گھر میں پھینک دے گا۔ بلکہ شائد اس کے گھر کی باورچن یا باورچی اس سے چولہا ہی جلائے۔ اسی طرح اوپر

کمشنر کے پاس

لے جاؤ تو وہ کبھی نہیں پڑھے گا۔ چیف سکرٹری کے پاس لے جاؤ۔ تو وہ کبھی نہیں پڑھے گا۔ لیکن یہ پولیس والے جو کچھ تمہاری تبلیغ کی باتیں لکھیں گے۔ انہیں یہ سارے پڑھیں گے۔ وہ ایک ایک لفظ پڑھتے جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ شائد آگے وہ لفظ آئے گا۔ جو ہمارے کام کا ہے۔ پھر اور آگے پڑھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ آگے آئے گا۔ اتنے میں تمہاری ساری بات سنی جاتی ہے۔ تو یہ تو

ایک اعلےٰ درجہ کا موقعہ

خدا تمہارے لئے نکالتا ہے۔ نہیں تو اگر ڈرانا جائز ہوتا تو تم کو چاہیئے تھا کہ انہیں جا کے ڈراتے۔ کہ اب کے خبر نہیں کیا کیا خطرناک تقریر ہو رہی ہے بہت سا عملہ بھیجا جائے جو ایک ایک لفظ نوٹ کرے۔ کیونکہ بڑی بھاری باتیں ہونیوالی ہیں۔

بہرحال وہ جتنا تمہارا ریکارڈ اور پہ بھیجیں گے اتنا ہی تمہارے لئے مفید ہوگا اور اتنی ہی تمہاری تبلیغ ہے کیونکہ ایک ایک جگہ پر بیس بیس پچاس پچاس افراس کو پڑھ لیتا ہے اور تمہاری تبلیغ ہو جاتی ہے۔ یہ چیزیں ہمیشہ ہوتی ہیں۔ لیکن ہر دفعہ ہی میرے پاس شکایت آجاتی ہے کہ

کرسیوں کا انتظام

نہیں تھا یا میزوں کا انتظام نہیں تھا یا بعض اور اس قسم کی تکلیفیں تھیں جن سے ان کے کام میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ ہمارا فرض نہیں بھی ہوتا لیکن میں تو یہ بتاتا ہوں کہ فرض کا سوال نہیں تم کو تو

خوشی ہونی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے تبلیغ کا ایک رستہ کھولا ہے۔ پھر بہرحال جو لوگ آتے ہیں وہ تو سنتے ہی ہیں۔ مثلاً مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ اس دفعہ پولیس کی قریباً چالیس پچاس کی نفری آئی ہے اب

یہ کتنی اچھی بات ہے

کہ تمہارے لئے چالیس پچاس آدمی آگیا جو سننے پر مجبور ہے۔ کیونکہ اس کی ڈیوٹی اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ سنے۔ اگر تمہاری باتیں سچی اور اچھی ہیں تو ان میں سے ہی ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جن کے دلوں پر وہ باتیں اثر کریں گی اور وہ صداقت کو قبول کریں گے ؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا
اخبار "الفضل" کے متعلق ارشاد

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

"سلسلہ کے اخبارات میں سب سے اوّل الفضل کا مقام ہے۔ اور یہی حقیقت ہے۔ الفضل ایک روزنامہ ہے جس کے ذریعہ احباب کو ہر روز سلسلہ کی خبریں پہنچتی ہیں۔ اور اخبار کا تعلق سلسلہ سے روز بروز مضبوط تر ہوتا جاتا ہے۔ اور ایمان کے لئے باعث ازدیاد ہوتا ہے۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت اپنے اس قومی اخبار کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں۔ جو دوست روزانہ اخبار نہ منگوا سکیں وہ کم سے کم **خطبہ نمبر** ضرور منگوائیں جس کی قیمت صرف پانچ روپے سالانہ ہے۔ (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اعلان برائے عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ

"سال کے شروع میں مجالس کی طرف سے جو بجٹ تشخیص ہوکر آتا ہے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کے مطابق بجٹ بناتی ہے۔ مگر جملہ مجالس بجٹ تشخیص کرنے کے بعد اس کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتیں جس سے نہ تو سال کے ایک مقررہ حصہ میں مقررہ آمد ہوتی ہے اور نہ ہی سال کے اختتام پر بجٹ کے پورا ہونے کی توقع ہوتی ہے لہٰذا جملہ مجالس کے عہدہ داران اپنے تجویز کردہ بجٹ کو جلد از جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ بقایا ہرگز جمع نہ ہونے دیں۔ جوں جوں بقایا بڑھتا جائے گا اس کی وصولی کی امید کم ہوتی جائیگی۔

نیز سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ ممبران سے شروع ماہ میں چندہ وصول کر لیا کریں۔ اگر کوئی خادم خود نہ دے تو اس کے گھر پر جاکر وصول کریں۔ اگر پھر بھی چندہ دینے سے انکاری ہو تو ایک دفعہ کی صورت میں جاکر اسے سمجھائیں۔ اور ساتھ ساتھ اپنی کوششوں سے مرکز کو بھی اطلاع کرتے رہیں۔

رفتار آمد میں کمی ہونے کے پیش نظر مجلس مرکزیہ کو سخت دقت محسوس ہو رہی ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب

مجھے میرے دادا جان مرحوم حضرت چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب ریٹائرڈ سب رجسٹرار موصی ۱۵ کی وفات کے ضمن میں بہت سے احباب کی طرف سے تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں جن کے جوابات علیحدہ علیحدہ بھجوانے سے قاصر رہا ہوں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل ایسے جملہ اصحاب کا شکریہ بجا لاتا ہوں جزاھم اللہ احسن الجزا۔

صلاح الدین احمد (ناظم جائداد)

مسجد مبارک ربوہ کیلئے خادم مسجد

مسجد مبارک ربوہ کیلئے خادم مسجد کی ضرورت ہے جو علاوہ خدمت مسجد کے کام کے خوش الحانی اور صحت لفظی کے ساتھ اذان کہہ سکے۔ ضرورت مند امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ درخواست کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعاء کا اُصول

"دعاء کا اصول یہی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں۔ اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا چنگارا مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارا لے کر ہاتھ جلالے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے۔ ہرگز نہیں۔ اسی اصول سے اجابت دعاء کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔ میں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعاء میں کوئی جزو مضر ہوتا ہے تو وہ دعاء ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے۔ یہ بات خوب سمجھ میں آسکتی ہے کہ ہمارا علم یقینی اور صحیح نہیں ہوتا۔ بہت سے کام ہم نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں۔ مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتا ہے۔ غرض یہ کہ خواہشات انسانی سب پر صاد نہیں کر سکتے کہ سب صحیح ہیں۔ چونکہ انسان سہو اور نسیان سے مرکب ہے اس لئے ہونا چاہیئے اور ہوتا ہے کہ بعض خواہش مضر ہوتی ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ اس کو منظور کرلے تو یہ امر منصب رحمت کے صریح خلاف ہے۔ یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ مگر ہر رطب و یابس کو نہیں۔ کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ جو حقیقی ہمی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اسے رد کر دیتا ہے۔ اور یہ رد دعا ہی اس کے لئے قبول دعا ہوتا ہے۔ پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول کر لیتا ہے۔ مگر مضر دعاؤں کو بصورت رد قبول فرما لیتا ہے۔"

محنت سے کام کرنے اور ناکامی کی صورت میں اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنیکا عہد

جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل

مکرم محمد شریف صاحب قائد خدام الاحمدیہ محمود آباد ضلع جہلم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں :-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پیارے آقا۔ نہایت ادب سے گذارش ہے کہ حضور کا خطبہ محنت کرنے کے سلسلہ میں ہے جمعہ کے دن پڑھ کر سنایا گیا۔ تمام افراد جماعت نے عہد کیا کہ وہ پوری محنت سے کام کریں گے۔ اگر ان کی محنت کے نتیجہ میں کبھی ناکامی ہوئی تو وہ اپنی کمزوری کا اعتراف کریں گے اور خدا تعالےٰ پر یہ ذمہ واری نہیں ڈالیں گے کہ خدا نے ہمیں کامیاب نہیں کیا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عہد اور اقرار کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد شریف قائد مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد جہلم)

سرکاری وظیفہ پر ولایت میں ٹریننگ کا موقعہ

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں کے لئے بطور چارج مین تربیت پانے کے خواہشمند ۲۱-۲-۵۵ تک اپنی درخواستیں بنام Director of Ordnance Factories 21, Victoria Barracks Rawalpindi ارسال کریں۔ ایک سال تعلیمی کورس پاکستان میں اور ایک سال یو کے (U.K.) میں عملی ٹریننگ۔ پاکستان میں ۱۰۰ روپیہ ماہوار وظیفہ۔ رہائش مفت۔ یو کے میں ۲۶۰ پونڈ سالانہ الاؤنس وردی۔ ۵۰۰/- روپیہ آمد و رفت سرکاری خرچ پر۔ بصورت تقرری بطور چارج مین ۲۰۰-۱۵-۳۲۰۔ امکان ترقی عہدہ بصورت اسسٹنٹ سیکشن افسر ۳۲۰-۲۰-۴۵۰-۲۵-۴۷۵۔ اور بصورت سیکشن افسر ۴۷۵-۲۵-۶۰۰-۴۵-۶۵۰۔ شرائط۔ سائنس کا گریجوایٹ (کیمسٹری لازم) یا فرسٹ ڈویژن ایف ایس سی نان میڈیکل۔ بعد ٹریننگ پانچ سال ملازمت لازم۔ درخواست سادہ کاغذ پر درکار ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

غیر ملکی ملازمت موقعہ

گریجوایٹ احباب کے لئے ابھی غیر ملکی ملازمت کے واسطے بسفارش مقامی امیر درخواست کا موقعہ ہے تنخواہیں یہاں کی نسبت تگنی بلکہ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ۔ اخراجات زندگی قریباً برابر۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

مذہبی رواداری کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

مکرم صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم اے کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۶۴ء

(۱)

مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف نے جلسہ سالانہ ۶۴ء کے موقعہ پر مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی۔ اسے افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

قرآن مجید کی بعض آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قوموں کی تہذیب اور ترقی میں اخلاقی اقدار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا کی حقیقی خوشی۔ خوشحالی امن وامان اخلاق ہی کی بدولت ہے۔ ایک فرد کے دوسرے فرد کے ساتھ۔ ایک قوم کے دوسری قوم کے ساتھ۔ ایک ملک کے دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے سے ہی انسانیت کسی اعلیٰ مقام کو حاصل کر سکتی ہے۔ جن قوموں نے اس حقیقت کو نظر انداز کیا۔ وہ کبھی پائیدار عروج کو نہیں پہنچ سکیں۔ اور جنہوں نے اسے مدنظر رکھا انہوں نے وہ رفعتیں اور عظمتیں حاصل کیں۔ کہ آج بھی اقوام عالم کی تاریخ میں ان کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جتنے مذاہب آئے۔ اور جتنے مصلحین نے اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ انہوں نے اصلاح اخلاق کی طرف توجہ دی ہے۔ بلکہ تربیت اخلاق ہی ان کی بعثت کی اصل غرض رہی ہے۔ دنیا کے آخری مذہب اسلام نے بھی اسے نظر انداز نہیں کیا۔ اسلام کی بنیاد جن پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔ ان کے الگ الگ نام توحید ورسالت کا اقرار، نماز، روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کے بنیادی مقاصد میں اخلاقی تعلیم کا راز مضمر ہے۔

اسلامی شریعت میں اللہ تعالےٰ کے پاک اور مقبول بندے وہی قرار دیئے گئے ہیں۔ جن کے اخلاق بھی اچھے ہوں۔ ہمارے مقتداء پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت مذہب کے دوسرے ابواب کی طرح اس باب میں بھی تکمیلی حیثیت رکھتی ہے۔ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (مسند احمد)

(میں تو اسی لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں)

ابھی حضور مکہ ہی میں تھے۔ کہ حضرت ابوذر غفاری نے اپنے بھائی انیس کو بھیجا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی تحقیق کر کے آئیں۔ انہوں نے واپس جا کر جو اطلاع دی وہ یہ تھی۔ رأیتہ یامر بمکارم الاخلاق (مسلم مناقب ابوذر) میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللّٰھم اھدنی لاحسن الاخلاق۔ لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیأتھا لا یصرف عنی سیأتھا الا انت (مسلم باب الدعا فی الصلوٰۃ)

(الٰہی تو بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما کہ اس راہ کی طرف تیرے سوا کوئی رہبری نہیں کر سکتا۔ اور برے اخلاق مجھ سے دور کر دے کہ تیرے سوا انہیں کوئی دور نہیں کر سکتا)

پھر ایک موقعہ پر آپؐ فرماتے ہیں:۔

اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا (مسند احمد)

(کامل الایمان وہ شخص ہے۔ جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں)

پھر فرمایا۔ خیارکم احسنکم اخلاقاً (تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں) پھر فرمایا:۔

ان الرجل لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قائم اللیل وصائم النھار (مسند احمد)

(انسان حسن اخلاق سے وہ درجہ پالیتا ہے۔ جو رات بھر نمازیں پڑھتے رہنے اور دن بھر روزہ رکھنے والے شخص کا ہے)

پھر فرمایا:۔ خیر ما اعطی الناس خلق حسن۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسان کو جو چیزیں عطا کی گئیں۔ ان میں بہترین چیز اچھے اخلاق ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وانک لعلیٰ خلق عظیم (ن ع ۱)

غرض اقوام کی تعمیر کا اہم جزو اخلاق کی تربیت ہے۔ اور اسلام میں اخلاق کا تصور بہت بلند ہے۔ اور اس نے اسے صفات الٰہیہ کا سایہ اور ظل قرار دیا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ مذہب کے ضروری اور مفید ہونے میں اخلاقی تعلیم کو نظری حیثیت سے جتنی اہمیت حاصل ہے عملی حیثیت سے عام لوگ اسے اتنا ہی کم درجہ دیتے ہیں۔ بلکہ زیادہ افسوسناک امر تو یہ ہے۔ کہ خود مذہب کے نام سے ہر قسم کی بداخلاقی ظلم، بربریت، ناانصافی، بدامنی، عصبیت اور نا رواداری برتی جاتی ہے۔ اور خود مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اس مرض میں مبتلا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ خود مسلمانوں کو بتلایا جائے۔ کہ پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام اخلاقی معلم کی حیثیت سے کتنا بلند ہے۔ اور آپؐ کے تعلیمی نصاب میں اخلاق کی درستی کو کتنی اہمیت دی گئی ہے۔

اس موقعہ پر اتنا وقت تو نہیں کہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو لیکر آپ کے سامنے اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رکھ سکوں۔ موقعہ کی مناسبت سے میں صرف یہ بتاؤں گا۔ کہ مذہبی رواداری کے متعلق حضور علیہ السلام کا اسوہ کیا تھا۔ تاکہ اس آئینۂ محمدیؐ کو دیکھ کر ہم اپنی اخلاقی شکل وصورت کی تزئین اور آرائش کا ذوق پیدا کر سکیں۔ اور اپنی اخلاقی تربیت کے لئے ایک راہ عمل متعین کر سکیں۔ اور یہ فیصلہ کر سکیں۔ کہ مذہبی اختلاف رکھنے کے باوجود دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلقات کی کیا نوعیت ہونی چاہیئے۔

حضرات! اسلام سرتاسر صلح، آشتی امن وامان اور رواداری کا مذہب ہے۔ اس کے نام اسلام میں ہی سلامت روی کی تعلیم موجود ہے۔ اس نے ایک ایسے معبود کی طرف رہنمائی کی ہے۔ جو السلام۔ المومن اور المھیمن یعنی سلامتی عطا کرنے والا۔ امن بخشنے والا اور امن کی حفاظت کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

المسلم من سلم الناس من لسانہ و یدہٖ۔ (مسند احمد)

یعنی مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے بنی نوع انسان امن وسلامتی میں رہیں۔

معلوم ہے؟ کہ اسلام شرک اور بت پرستی سے بڑھ کر کسی چیز کا مخالف نہیں۔ قرآن مجید میں لکھا ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ ویغفر مادون ذالک۔ (نساء ع ۷)

یعنی مذہبی جرموں میں سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک شرک سب سے بڑا جرم ہے۔ کہ اس سے رجوع کئے بغیر اس کی معافی نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی مسلمانوں کو یہ تاکید کی گئی ہے۔ کہ تم مشرکوں کے بتوں کو برا مت کہو۔ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ (انعام ع ۱۳) دیکھو یہ رواداری کی کیسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے۔ پھر فرمایا خذ العفو (اعراف ع ۲۴) کہ معاف کرنے کی خو پیدا کرو۔ صلح اور سکون کی حالت میں عفو اور درگذر آسان ہے۔ مگر اخلاق کا اعلیٰ مقام یہ ہے، کہ انسان غیظ وغضب میں بھی بے قابو نہ ہونے پائے۔ واذا ما غضبوا ھم یغفرون۔ (شوریٰ ع ۴) کہ صحیح مومن وہ ہے۔ کہ غصہ کی حالت میں بھی معاف کرتا رہتا ہے۔ ایک دوسری جگہ فرمایا:۔

قل للذین اٰمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ۔ (جاثیہ ع ۲)

مومنوں سے کہو۔ کہ ان لوگوں کو بھی معاف کریں۔ جو ایام اللہ کی امید نہیں رکھتے۔ ایام اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کی گرفت اور شہنشاہیت کے دن کی جو امید نہیں رکھتے۔ ان سے زیادہ نیکی، دین اور روحانیت سے دور کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ اس کے باوجود مسلمانوں کو یہ تاکید کی جاتی ہے کہ وہ انہیں معاف کر دیا کریں، اور ان کی خطاؤں سے درگذر کریں۔

اسلام صرف یہی نہیں کہتا۔ کہ عفو اور درگذر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ جو دشمنی کرے اس کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔

لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (حٰم السجدہ ع ۵)

نیکی اور بدی برابر نہیں ہیں۔ برائی کا جواب بھلائی کے ساتھ دو۔ تاآنکہ وہ شخص جس کی تمہارے ساتھ عداوت ہے۔ تمہارا دوست ہو جائے۔

رواداری کی اس عظیم الشان تعلیم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوش قسمتی سے تعبیر کیا ہے۔ جیسے اس آیت سے آگے فرمایا۔

وما یلقّٰھا الا ذو حظ عظیم

قرآن مجید کی ایک اور آیت پر غور کیجیے!

ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ نحن اعلم بما یصفون۔ وقل رب اعوذ بک من ھمزات الشیٰطین واعوذ بک رب ان یحضرون۔ (مومنون ع ۶)

اس آیت میں بتلایا۔ کہ جن لوگوں کے ساتھ تمہیں مذہبی اختلاف ہو۔ ان کا جواب بھی بھلائی کے ساتھ دو۔ دینی معاملات میں بھی غصہ سے کوئی بے جا حرکت کر بیٹھنا شیطانی کام ہے۔ اگر ایسا موقع پیش آجائے، تو اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنی چاہیئے۔ کہ وہ شیطان کے پھندے سے بچائے۔ دیکھو اس جگہ کس طرح دینی معاملات میں رواداری کی تلقین فرمائی ہے، بلکہ اس کے حصول کے ذرائع پر بھی روشنی ڈالی ہے

ایک دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

والذین صبروا ابتغاء وجہ ربھم واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سرا وعلانیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولٰئک لھم عقبی الدار (رعد ع ۳)

یعنی جو الٰہی خوشنودی کے حصول کے لئے صبر کرتے ہیں۔ اور نمازیں قائم رکھتے ہیں۔ اور جو قوتیں سامان اور ذرائع ہم نے انہیں دے رکھے ہیں۔ ان میں سے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کے بدلے بھلائی سے پیش آتے ہیں۔ آخرت انہی کے لئے ہے۔ آپ نے دیکھا۔ کہ برائی کے بدلے نیکی کرنا ایسی اہم چیز ہے۔ کہ نماز اور زکوٰۃ جیسے فرائض کے پہلو بہ پہلو اس کا ذکر فرمایا ہے۔ (باقی)

احباب تحریک جج میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں

صدر ترکی محمدؐ جلال بایار

صدر جمہوریہ ترکی جناب محمد جلال بایار صاحب ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء کو پاکستان میں تشریف لا رہے ہیں۔ ذیل میں معزز مہمان کے حالات زندگی مختصراً درج کئے جاتے ہیں۔

پیدائش اور خاندانی حالات

محمد جلال بایار جمہوریہ ترکی کے تیسرے صدر صوبہ برسا کے ایک گاؤں عمر بے میں ۱۵ مئی ۱۸۸۳ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد عبد اللہ فہمی ۱۸۷۷ء-۷۸ء کی جنگ روس و ترکی کے بعد ترک وطن کر کے اناطولیہ آ گئے اور عمر بے کو اپنا وطن بنایا جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام گذارے۔ ۱۹۱۸ء میں عبد اللہ فہمی اور ۱۹۲۰ء میں ان کی اہلیہ آمنہ کا انتقال ہو گیا۔

عبد اللہ فہمی عمر بے کے ایک ثانوی اسکول کے پرنسپل تھے۔ ترقی پسندانہ خیالات رکھتے تھے . . . . اور اپنے صاحبزادوں کو اس زمانہ کی بہترین تعلیم دلانا چاہتے تھے۔ ان کے دو بڑے صاحبزادے بہزاد اور عاصم تھے۔ جن کا نوجوانی کے عالم میں ہی انتقال ہو گیا۔ تیسرے صاحبزادہ محمد جلال بایار نے عمر بے میں اپنا بچپن گذارا۔ اور اپنے والد کے اسکول میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم حاصل کی

مسٹر محمد جلال بایار کی زندگی پر ان کے ماموں مصطفےٰ شوکت نے بڑا گہرا اثر ڈالا۔ سلطان عبد الحمید ثانی کی حکومت کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے اپنے ملک کو ظلم و جور سے آزاد کرانے کے لئے شوکت نے بہت جرأت مندانہ اور قابل تعریف کام کیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد مسٹر محمد جلال بایار برسا چلے گئے۔ جہاں انہوں نے ترکی زراعتی بنک کے عملہ میں شامل ہونے کے لئے ایک امتحان پاس کیا ملازمت سے جو وقت بچتا تھا۔ اس میں انہوں نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور اسکول اور کالج میں کئی امتحان پاس کئے

بیس سال کی عمر میں رشیدہ [illegible] نے عزلو سے شادی ہوئی اور اس کے ایک سال بعد ان کا پہلا لڑکا پیدا ہوا جس کا ۱۹۲۱ء میں انتقال ہو گیا تھا۔ ۱۹۱۱ء میں ان کے دوسرے صاحبزادہ ترغت پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء میں ان کی صاحبزادی نیلوفر پیدا ہوئیں۔ مسٹر ترغت بایار آج کل ایک کامیاب تاجر ہیں اور نیلوفر انقرہ کے ممتاز ڈاکٹر اور رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر وحید گوسانی کی اہلیہ ہیں۔

مسٹر جلال بایار ۱۹۰۵ء میں زراعتی بنک سے مستعفی ہو کر ڈوئیش اورینٹ کی برسا شاخ کے مینیجر کے عہدہ پر فائز ہوئے اس زمانہ میں ترکی میں بینکاری اپنے ابتدائی دور میں تھی اور مسٹر جلال بایار کا خیال تھا کہ اس شعبہ میں اعلےٰ تعلیم و تربیت حاصل کر کے وہ اپنے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں اس ممتاز بنک کا اتنی کم عمری میں مینیجر بننا ان کی بڑی کامیابی تھی۔ وہ بھی ایک ایسی حالت میں کہ غیر ملکی بنک میں ذمہ دار عہدے صرف غیر ملکیوں کے لئے مخصوص رہتے تھے۔

مسٹر جلال بایار نے شروع ہی سے اپنے ملک کو ظلم و جور سے نجات دلانے کی جدوجہد میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ انجمن اتحاد و ترقی نے ۲۲ر جولائی ۱۹۰۸ء کو سلطان کو آئین کا دوبارہ اعلان کرنے پر مجبور کیا۔ اس وقت بایار کی عمر ۲۵ برس کی تھی۔ لیکن اتنی کم عمر ہونے کے باوجود انہیں دانشور طبقہ کو منظم کرنے کا کام سونپا گیا۔ اور جلد ہی وہ ایک لیڈر کی حیثیت سے مرکزی کمیٹی کے رکن مقرر کئے گئے پہلے انہوں نے برسا میں انجمن اتحاد و ترقی کے نمائندہ خاص اور اگزیکٹو سیکرٹری کی حیثیت سے اور بعد میں ایک اہم صوبہ ازمیر میں اگزیکٹو سکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔

تعلیمی ترقی میں دلچسپی

مسٹر جلال بایار کو ترکوں کی تعلیمی ترقی سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ازمیر میں انجمن اتحاد و ترقی کے قائم کردہ اسکول کو زبردست ترقی دی۔ اس کے لئے نئی عمارتیں تعمیر کیں اور بہترین عملہ مقرر کیا۔ تعلیم کو وہ کتنا ضروری سمجھتے ہیں اس کا اندازہ اُن کی اس تقریر سے ہوتا ہے جو انہوں نے ۱۹۵۲ء میں صدر ترکی کی حیثیت سے کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک چیز ایسی ہے جو ہر شخص کے ساتھ ہر وقت رہتی ہے۔ لیکن ہماری کوشش یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے ہم سے وہ دور رہے۔ اس کا نام ہے جہالت!

ترکی میں پہلی جنگ عظیم کے زمانہ میں تربیت یافتہ عملہ کی کمی کی بناء پر ریلوں کی ترقی میں دقت پیش آ رہی تھی۔ چنانچہ مسٹر جلال بایار نے ۱۹۱۲ء میں ریلوے عملہ کو تربیت دینے کے لئے ایک پرائیوٹ اسکول قائم کیا (جو بعد میں سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا) یہ ایک ایسا اقدام تھا جسے آج بھی بنظر تعریف دیکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے ایک دوست کی مدد سے متوسط طبقہ کے لوگوں کی ثقافتی و اقتصادی ترقی کے لئے ایک انجمن قائم کی اور ایک اخبار شائع کیا۔

سیاسی آزادی کے حصول میں حصہ

مسٹر جلال بایار نے اپنے ملک کی سیاسی آزادی کے حصول میں نمایاں کام کیا ہے۔ جس زمانہ میں ازمیر پر غیر ملکی فوجوں کے قبضہ کا خطرہ تھا۔ انہوں نے مقابلہ کے لئے عوام کو منظم کرنے کی قابل تعریف کوشش کی۔ وہ اپنا نام اور بھیس بدل کر قرب و جوار کے علاقوں کا دورہ کرتے تھے اور عوام میں حصول آزادی کے جذبہ کو ابھارتے تھے۔ پہلے انہوں نے ایک پہاڑی باشندہ کے طور پر زیبک کے نام سے اور بعد میں ایک معلم کی حیثیت سے غالب کے نام سے اپنا کام جاری رکھا۔ اور کئی جگہ حریت پسند ترکوں کی جماعتیں قائم کیں۔

مسٹر جلال بایار نے بالکسیر میں منعقدہ قومی کانگریس میں حصہ لیا۔ اور الحصار محاذ پر ترکی فوج کے قومی (ریجمنٹل کمانڈر مقرر ہوئے)

اس علاقہ میں آزادی کے لئے سیاسی و فوجی جنگ کو کامیاب بنانے میں مسٹر بایار نے جو حصہ لیا ہے۔ اس کا ہر شخص نے اعتراف کیا۔ کمال اتاترک نے مجلس ملی کبیر میں اپنی مشہور ۶ روزہ تقریر میں مسٹر جلال بایار کی اس ہمت مستقل مزاجی اور قابلیت کی بڑی تعریف کی جس کا انہوں نے حملہ آور فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوم کو منظم کرنے میں ثبوت دیا تھا۔ باقی

(مرسلہ محکمہ پریس انفارمیشن حکومت پاکستان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

خدمتِ خلق

بعض احباب جماعت احمدیہ کے ساتھ اس وجہ سے اختلاف رکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ہمارے خلاف غلط پراپیگنڈا کر کے ان کے دل اور کانوں کو مسموم کیا ہوا ہے۔ ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کئے جو ہمیں تسلیم نہیں ایسے حوالے پیش کئے جو ہمارے لٹریچر میں موجود نہیں۔ پس یہ بھی خدمت خلق ہے کہ ایسے دوستوں کی غلط فہمیاں دور کی جائیں۔ اس کی ایک یہ بھی صورت ہے کہ سلسلہ کا لٹریچر انہیں مطالعہ کے لئے دیا جائے تاکہ وہ بچشم خود دیکھیں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو پراپیگنڈا کیا گیا ہے۔ یا کیا جا رہا ہے۔ اس میں کہاں تک حقیقت ہے۔

(ناظر دعوۃ التبلیغ)

اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ سندھ

نظارت ہذا کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کو صوبہ سندھ میں بھجوایا گیا ہے۔ جملہ جماعتوں کے عہدہ داران سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً درخواست کی جاتی ہے کہ وہ انسپکٹر بیت المال سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

راجہ عطاء اللہ خاں صاحب سابق سکرٹری مال پاڑی پور کشمیر جو ۱۹۵۲ء میں حکیم فتح محمد شاہ صاحب راولپنڈی کے پاس مقیم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو دفتر ھذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۱۳۹۸۹ میں صادقہ بیگم زوجہ ایم بشیر احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ چوڑیاں طلائی تین تولے مالیتی -/۲۴۰ روپے۔ گلوبند طلائی ۲½ تولے مالیتی -/۲۰۰ روپے۔ کانٹے طلائی ۱½ تولہ مالیتی -/۱۲۰ روپے۔ انگوٹھیاں طلائی نصف تولہ مالیتی -/۴۰ روپے۔ کل قیمت -/۶۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اور میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ صادقہ بیگم محلہ گوبند گڑھ گلی ۳ مکان ۱۱۰/E گوجرانوالہ شہر گواہ شد بشیر احمد کھوکھر خاوند موصیہ گوجرانوالہ شہر۔ گواہ شد محمد شریف سیکرٹری مال گوجرانوالہ شہر۔

۱۴۰۱۴ میں بشیر احمد ولد عبد العزیز خاں قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ ضلع سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ دوکانداری مبلغ -/۵۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد صوبیدار نور محمد۔ گواہ شد۔ پیر فضل الرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گواہ شد عطاء اللہ خاں۔

۱۴۰۵۳ میں مشتاق احمد ولد قریشی قدرت اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بشیر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ -/۷۸ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مشتاق احمد بقلم خود۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ محمد اسماعیل خالد منیجر بشیر آباد اسٹیٹ۔

۱۴۰۶۳ میں ممتاز بیگم زوجہ راجہ فخر الدین قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل سکھر ضلع سکھر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ زیورات طلائی ۲۵ تولہ قیمت اندازاً -/۲۰۰۰ روپیہ کل -/۳۰۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ ممتاز بیگم۔ گواہ شد راجہ فخر الدین مختار کار کنڈیارو سندھ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۰۶۴ میں نصرت بی بی زوجہ راجہ فخر الدین قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل سکھر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی پچیس تولہ قیمت اندازاً -/۲۰۰۰ روپیہ مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ۔ میزان -/۳۰۰۰ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نصرت بی بی۔ گواہ شد راجہ فخر الدین مختار کار کنڈیارو۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۰۷۷ میں سیدہ آنسہ بیگم بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا جیب خرچ دس روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اور آئندہ بھی میری جو آمد یا جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ سیدہ آنسہ۔ گواہ شد سید محمود احمد ناصر ربوہ۔ گواہ شد سید داؤد احمد ربوہ

۱۴۰۷۸ میں رشید بیگم زوجہ چوہدری محمد اعظم صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ اور طلائی انگوٹھی وزنی چھ ماشے ان کی قیمت اندازاً -/۱۲۰ روپے ہوتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہوگی۔ المرقوم ملک سراج دین۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اعظم سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد اعظم بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد صحابی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۰۷۹ میں رفیق صدیقہ زوجہ جواد محمد صادق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پرانی انارکلی لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ جس میں سے ایک کنال زمین محلہ دار الیمن ربوہ قطعہ نمبر ۷ بلاک نمبر ۵ بصورت حق مہر وصول کی ہے اور اس کی قیمت قریباً -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ باقی ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی وزنی ۳۰ تولہ جس کی قیمت -/۳۰۰۰ روپیہ ہے کل میزان بمع حق مہر -/۵۰۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس جائیداد کے علاوہ جو اور ترکہ ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ رفیق صدیقہ بقلم خود۔ گواہ شد محمد صادق خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد عبد الحمید فاروقی کلرک ڈیڈ لیٹر آفس لاہور

نمبر ۱۴۰۸۲ میں سید ولی اللہ شاہ ولد سید محمد لطیف قوم سید گیلانی پیشہ واقف زندگی عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد سوائے ایک رہائشی پلاٹ ربوہ ڈیڑھ کنال کے اور کوئی نہیں ہے۔ میں واقف زندگی ہوں اور حسب قواعد تحریک جدید مجھے -/۶۵ روپے الاؤنس اس وقت مل رہا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد سید ولی اللہ شاہ۔ گواہ شد محمد دین دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد مرزا عبد الحمید کارکن صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۱۴۰۸۳ میں محمد اکرم ولد میاں محمد بخش قوم ہجرا پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال ساکن سمندری ڈاکخانہ بھوانہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ ماہوار آمد بصورت ملازمت ۱۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ جائیداد کے تقسیم ہونے پر جو جائیداد ملے یا اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی العبد محمد اکرم انگلش ماسٹر ڈی۔بی مڈل سکول بھوانہ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۴۰۸۵ میں محمد صادق ولد غلام محی الدین قوم ککے زئی جٹ پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال۔ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک کنال اراضی دار البرکات شرقی قادیان میں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ مجھے اس وقت پنشن بمعہ الاؤنس -/۸۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد پنشن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد محمد صادق ریٹائرڈ ایم۔ای۔ایس۔ گواہ شد سردار احمد کرم پور۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۰۳۴ میں مرزا اقبال محمد ولد عبد اللہ صاحب قوم مغل عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن چک ۲۳/۱۱-L ڈاکخانہ چک ۲۱/۱۱-L ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۲½ کیلہ اراضی کوٹ موکل ضلع سیالکوٹ بلا شراکت غیرے ہے اس کی قیمت -/۷۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ سالانہ آمدنی پر ہے جو اندازاً -/۲۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مرزا اقبال محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد دین ولد عبد اللہ کھٹی چک ۲۳/۱۱-L ملتان گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۷۴۷ میں مسماۃ امیر بیگم زوجہ چوہدری شیر محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن چیچہ وطنی روڈ سٹیشن ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ امیر بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد شیر محمد خاوند موصیہ بقلم خود مراج مین ریلوے اسٹیشن چیچہ وطنی روڈ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۱۰۰ میں مسماۃ جنت بی بی زوجہ صوفی مرزا چاند بیگ صاحب قوم مغل عمر ۴۴ سال بیعت ستمبر ۱۹۴۲ء ساکن کوچہ احمدیہ ننکانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں صرف مہر ۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ جنت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد صوفی مرزا چاند بیگ خاوند موصیہ

گواہ شد ڈاکٹر عبد الرحمن احمدی ریلوے روڈ ننکانہ

چناب ایکسپریس پر صادق آباد کے قریب مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

جناب عبدالقادر مہتہ کی حاضر دماغی اور جرأت دلیری کی بدولت مسافروں کا جان و مال محفوظ رہا

ایک نامہ نگار سے

کراچی ۱۱ فروری (بذریعہ تار) حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے صاحبزادے مسٹر عبدالقادر مہتہ نے جو کراچی کے سوشل حلقوں میں بہت مشہور ہیں۔ ۸ اور ۹ فروری کی درمیانی شب کو چناب ایکسپریس میں سفر کرتے ہوئے اپنی حاضر دماغی اور جرأت و دلیری کی بدولت صادق آباد سٹیشن کے قریب ۱۰۰ مسافر ساتھیوں کے جان و مال کو کس طرح بچایا؟ اس کا حال آج ان کے مسافر ساتھیوں کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ رات کو گیارہ بجے کے قریب گاڑی جونہی صادق آباد اسٹیشن کے بیرونی سگنل سے آگے بڑھی۔ تین ڈاکو اس ڈبے میں گھس آئے۔ جس میں مسٹر مہتہ اور پانچ دوسرے مسافر اپنی اپنی سیٹوں پر سوئے پڑے تھے۔ ڈاکوؤں نے مسافروں کو پستول دکھا کر اپنی ایک کونے میں دھکیلتے ہوئے ہاتھ اونچے کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب ایک ڈاکو ان کے ہاتھ وغیرہ باندھنے کے لئے آگے بڑھا۔ اور اس نے پستول اپنے دوسرے ساتھی کو پکڑا دیا۔ تو مسٹر مہتہ اور ان کا ایک ساتھی مسافر یکدم ان پر جھپٹ پڑے۔ اور دونوں کو گاڑی سے باہر پھینک دیا۔ گاڑی اس وقت بڑی رفتار سے جا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر دوسرے مسافروں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اور وہ تیسرے ڈاکو پر پل پڑے۔ لیکن وہ بھاگ نکلا۔ اس اثنا میں ایک مسافر نے زنجیر کھینچ لی۔ اور گاڑی فوراً رک گئی۔ پولیس کے وہ سپاہی جو ٹرین کی حفاظت پر مامور تھے۔ دوڑ کر ڈبے کی طرف آئے۔ اور انہوں نے مجرموں کا پتہ لگانے کے لئے گاڑی کو واپس لے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ تھوڑی دور جا کر راستے میں دو ڈاکو زخمی حالت میں بیہوش پائے گئے۔ عین موقعہ پر ایک پستول ان سے برآمد کیا گیا۔ علاوہ ازیں تالا بند چاقو کلہاڑی اور بیڑیاں بھی ان کے قبضے سے ملیں۔ پولیس نے ڈاکٹری معائنے اور طبی امداد کے لئے دونوں ڈاکوؤں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ میرپور ماتھیلو جاتے ہوئے دونوں قیدی زخموں کی تاب نہ لا کر مر گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لائل پور اور چنیوٹ کے بعض مالدار تاجر اور عورتیں اور بچے وغیرہ اس ڈبے کے ساتھ والے ڈبے میں سفر کر رہے تھے۔ جس پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا تھا۔ اس لڑائی میں مسٹر مہتہ کو خفیف سی چوٹیں آئیں۔ سپیشل پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے۔ اور سارے علاقے کے گرد گھیرا ڈال دیا گیا ہے۔ تاکہ تیسرے ڈاکو اور گروہ کے باقی ماندہ لوگوں کو گرفتار کیا جا سکے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام امرتسر سے منزل پاکستان آنے والے بھارتیوں کے لئے سیکنڈ کلاس کی ریزرویشن ...

جوہنسبرگ میں انتشار اور گڑبڑ کا شدید خدشہ پیدا ہو گیا

جوہنسبرگ ۱۲ فروری۔ مقامی پولیس خاص حفاظتی اقدام کر رہی ہے۔ کیونکہ صوفیہ ٹاؤن میں گڑبڑ کا اندیشہ لاحق ہے۔ جنوبی افریقہ کی حکومت مذکورہ ٹاؤن سے لوگوں کے انخلاء کے منصوبے پر عملدرآمد کر رہی ہے۔ گذشتہ بدھ تک وہاں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں تھی۔ اور دو ہزار مسلح سپاہی لوگوں کو ٹاؤن سے دس میل دور ایک نئی بستی میں آباد کرنے کے لئے امن و امان سے لے جا رہے تھے۔ لیکن دو ایک روز میں افریقی مزدوروں کے گروہ ٹاؤن کی گلیوں میں گھومنے لگے۔ اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اب اس قسم کی افواہیں گشت کر رہی ہیں۔ کہ افریقی عوام کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی نیشنل کانگرس مذکورہ انخلاء کے خلاف علامتی ہڑتال کرے گی۔ بعض ملازمین نے کانگرس کے حکم کے مطابق مالکوں کو اس امر سے آگاہ کر دیا ہے۔

آغا خاں کی پلاٹینم جوبلی ملتوی

قاہرہ ۱۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ماہ کی ۲۰ تاریخ کو آغا خاں کو پلاٹینم میں تولنے کی جو تقریب ہونے والی تھی۔ اسے آغا خاں نے ملتوی کر دیا ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے آغا خاں کے قریبی ذرائع سے خبر دی ہے۔ کہ آغا خاں انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔ اور گذشتہ چند دنوں سے انہیں کافی تیز بخار ہے۔ جب وہ صحت مند ہو جائیں گے۔ تو ان کی قیام گاہ پر تقریب منعقد کی جائے گی۔

تاچین کا انخلا مکمل ہو جائیگا

تائپے ۱۲ فروری۔ امریکی بحریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج آدھی رات تک تاچین کے جزائر خالی ہو جائیں گے۔ کیمونسٹوں کے ایک ... ترجمان نے بتایا ہے کہ فارموسا کے ۱۲۰ میل شمال میں نانچی کے جزیرے سے بھی شہریوں کو نکالا جائے گا۔ لیکن اس کے دفاع کے لئے فوجی گیریزن وہاں مقیم رہے گا۔

فارموسا کے مسئلے کو اقوام متحدہ کے ذریعہ حل کرنے کی کوششیں ترک کرنے کا فیصلہ

برطانیہ۔ امریکہ اور نیوزی لینڈ باہم اس تجویز پر متفق ہو گئے۔ نجی اور خفیہ طور پر بات چیت کی جائیگی

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے کہ برطانیہ نے امریکہ اور نیوزی لینڈ سے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ فارموسا کے مسئلے کو اقوام متحدہ کے ذریعہ حل کرنے کی کوششیں ترک کر دی جائیں۔ اس کی بجائے تینوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بارے میں نجی اور خفیہ طور پر طرفین کے سفارتی نمائندوں کے مابین بات چیت ہو۔ اور اگر یہ گفت و شنید کامیاب رہی تو پھر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی بلائی جا سکے گی۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ چین نے سلامتی کونسل کی کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بارے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمر شولڈ کے ذاتی پیغام کے جواب میں چین کے وزیراعظم مسٹر چو این لائی نے جو مراسلہ بھیجا ہے اس کی روشنی میں بھی برطانیہ، امریکہ اور نیوزی لینڈ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اب اقوام متحدہ کے ذریعہ اس مسئلہ کو خاطر خواہ طریق پر حل کرنے کا امکان باقی نہیں رہا۔ اس مراسلہ میں چین نے سلامتی کونسل کی بحث میں حصہ لینے سے پھر انکار کر دیا ہے۔

روس اور افغانستان کے درمیان معاہدہ

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ افغانی سفارتخانہ نے یہاں اعلان کیا ہے کہ روس کے ساتھ افغانستان نے اپنے اس معاہدے کی توثیق کر دی ہے جس کے تحت روس افغانستان کی زراعت تعمیرات اور کابل کا ریڈیو مشینری مہیا کرے گا۔

سوڈانی وزیراعظم پاکستان آئیں گے

خرطوم ۱۲ فروری۔ خیال ہے کہ سوڈان کے وزیراعظم اسماعیل الازہری جکارتا کانفرنس سے واپس سوڈان جاتے ہوئے پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گے۔

سوڈان کی طرف سے انتظامی اور فنی امور میں پاکستان سے امداد کی درخواست

کراچی ۱۲ فروری۔ حکومت سوڈان نے پاکستان سے انتظامی اور فنی امور میں مدد دینے کی درخواست کی ہے۔ یہ انکشاف سوڈان کے وزیر خزانہ مسٹر حماد توفیق نے کراچی پہنچنے پر ہوائی اڈے پر نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ حکومت پاکستان سے بات چیت کے لئے کراچی آئے ہیں۔

مسٹر حماد توفیق نے مزید کہا کہ سوڈان کو بھی ایسے ہی مسائل درپیش ہیں جو پاکستان حل کر چکا ہے۔ میں پاکستان میں اپنے قیام کے دوران میں اعلیٰ انجینئروں اور انتظامیہ کے قابل اشخاص کی خدمات حاصل کرنے کے لئے حکومت پاکستان کے حکام سے بات چیت کروں گا۔

مسٹر توفیق نے کہا کہ سوڈان پاکستان کے ساتھ اپنے تجارتی اور اقتصادی تعلقات بھی مستحکم کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ حکومت پاکستان سوڈان کی فنی اور انتظامی مدد دینے کی درخواست منظور کر لے گا۔

پاکستانی عوام کے جذبہ خیر سگالی کی تعریف

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر اور ڈپٹی ہائی کمشنر کے نام خطوط میں پاکستان کے عوام کے اس جذبہ خیر سگالی کو بے حد سراہا ہے۔ جو انہوں نے تیسرے ٹسٹ میچ دیکھنے کے لئے بھارتیوں کی لاہور میں آمد کے موقع پر ظاہر کیا تھا۔ کمیٹی نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان میں گوردواروں کی زیارت کرنیوالے سکھوں کو اسی قسم کی مراعات دے۔